75

مومن کا بہشت

فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۷ء بمقام شملہ

حضور نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ تلاوت فرمانے کے بعد کہا کہ مومن اور کافر میں یہ فرق ہے کہ مومن ہمیشہ اور ہر گھڑی خوش ہی رہتا ہے کوئی مصیبت۔ کوئی دکھ اور کوئی رنج اس کو غمزدہ نہیں کر سکتا۔ خائف اور محزوں نہیں بنا سکتا۔ وہ ہر وقت اسی دنیا میں جنّت میں ہی رہتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ مومنین کے متعلق فرماتا ہے:

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ـ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (الفجر:۳)

تو اس دنیا میں خدا تعالیٰ مومن کو جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ عید ایک خوشی کے دن کا نام ہے۔ کیونکہ عید لوٹ کر آنیوالی چیز کو کہتے ہیں۔ یہ دعا ہے کہ فلاں وقت بار بار لوٹے۔ اور بار بار خوشی کی بات کے لوٹنے کی ہی خواہش کی جاتی ہے نہ کہ غم اور تکلیف کی۔ کسی کے ہاں اگر بیٹا ہو تو وہ خواہش کرتا ہے کہ ایسا موقعہ اسے پھر بھی نصیب ہو۔ یا اگر کسی کو مال ملے تو وہ چاہتا ہے کہ پھر اسے ایسا ہی وقت نصیب ہو۔ لیکن اگر کسی کے ہاں ماتم ہو یا مال چوری ہو جائے تو وہ کبھی خواہش نہیں کرے گا کہ ایسا پھر بھی ہو۔ تو دوبارہ آنے کی خواہش اسی بات کی ہوتی ہے جو خوشی کی ہو۔ اور اسی کو عید کہتے ہیں۔ لیکن مومن چونکہ ہر وقت ہی خوشی اور راحت میں ہوتا ہے اس لئے ہر وقت ہی عید ہوتی ہے۔ اور بعض عیدیں جو اسلام نے مقرر کی ہیں ان میں اور حکمتیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً جمعہ کا

دن ۔عید الفطر اور عید الاضحی ۔ان میں بڑے بڑے سبق اور نصیحتیں رکھی گئی ہیں ۔ ورنہ مومن کے لئے تو ہر روز اور ہر گھڑی عید ہوتی ہے ۔یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ کر شروع کیا ہے ۔اور پھر جب مومن آخری دفعہ خدا کے حضور پیش ہوں گے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اس وقت وہ کہیں گے ۔اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔اس سے معلوم ہوا کہ انسان پہلے الحمد سے شروع کرتا ہے اور عمل کرتے کرتے اس کا خاتمہ بھی حمد پر ہی ہوتا ہے تو اس سورۃ میں یہ سبق رکھا گیا ہے کہ مومن ہمیشہ خدا کی حمد ہی کرتا رہتا ہے ۔اور وہ کبھی کسی ایسے غم اور مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا کہ وہ خدا کی حمد نہ کر سکے اس سورۃ میں ایک عجیب نکتہ بیان کیا گیا ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے ۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہ مومن انسان سے خدا تعالیٰ جو بھی معاملہ کرتا ہے وہ اسے آرام اور راحت پہنچانے والا ہی ہوتا ہے ۔جو تکلیف وہ اٹھاتا ہے وہ انسانوں ہی کی طرف سے اٹھاتا ہے ۔دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھّر مارے گئے ۔وطن سے نکال دیا گیا اور طرح طرح کے دُکھ پہنچائے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے جو معاملہ کیا وہ ایسا ہی تھا کہ آپؐ کی زبان سے حمد اور تعریف ہی نکلتی تھی تو مومن کبھی خدا تعالیٰ کی حمد کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔

اس لئے مومن کی یہ علامت بیان کی گئی ہے کہ وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی حمد کرتا رہتا ہے ۔لیکن ایک ایسا شخص جس کے دل میں کوئی ناراضگی یا ناخوشی ہوئی اور وہ مُنہ سے الحمد للہ رب العالمین کہے تو وہ منافقت سے کہے گا کیونکہ یہ بات اس کے دل سے نہیں نکل رہی ہوگی ۔دل میں تو وہ سخت ناخوش ہوگا اس لئے خدا تعالیٰ انسانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سے اپنے معاملات ایسے بناؤ کہ تم سے ایسا سلوک کیا جائے کہ تمہارے منہ سے حمد ہی حمد نکلے ۔لیکن جو ایسے تعلقات نہیں رکھتا ۔اور دکھ و تکلیف اٹھاتا ہے اس کے منہ سے حمد نہیں نکل سکتی اور اگر نکلتی ہے تو اس کا دل اس کو ملامت کر رہا ہوتا ہے ۔تو ایک شخص کامل مومن اسی وقت ہوتا ہے جبکہ سچّے دل سے خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے ۔اس وقت اس سے کوئی ایسا معاملہ نہیں کیا جاتا کہ اسے غم اور تکلیف ہو ۔چونکہ

نماز میں کئی بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا جاتا ہے۔اس لئے نماز کو صحیح طور پر ادا کرنے اور مومنِ کامل بننے کی خاطر یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے ایسا معاملہ ہو کہ جس پر خدا اس سے ایسا سلوک کرے کہ اسکے منہ پر حمد ہی حمد جاری رہے اور کبھی غمگین اور رنجیدہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(الفضل ۹/اکتوبر ۱۹۱۷ء)